

پانیوم — نمبر تیئس

عہد کے بعد وہ فریب کاری سے عمل کرے گا۔

Jeff Pippenger

2026-03-20

دانی ایل گیارہ آیت چوبیس اُس مدت کی نشاندہی لفظ "وقت" سے کرتی ہے جس میں مشرکانہ روم کامل بالادستی کے ساتھ حکومت کرے گا۔ نبوی اطلاق میں ایک "وقت" 360 برس کی نمائندگی کرتا ہے، اور یہ برس 31 قبل از مسیح میں قدیم تاریخ کی سب سے مشہور بحری جنگ، یعنی ایکٹیم کی جنگ سے شروع ہوئے۔ دوسری بحری لڑائیاں بھی ہوئیں جو حجم میں بڑی اور حکمتِ عملی کے اعتبار سے زیادہ پیچیدہ تھیں، لیکن مارک انتھونی اور کلیویٹرا کے ساتھ اپنے تعلق کے باعث ایکٹیم قدیم دنیا کی سب سے نمائندہ اور یادگار بحری جنگ تھی۔ تاریخی اہمیت کے لحاظ سے یہ دانی ایل 11:40 کی تکمیل میں دیوارِ برلن کے انہدام، اور مکاشفہ اٹھارہ کی تکمیل میں 9/11 کے جڑواں ٹاورز کے مشابہ ہے؛ کیونکہ جب خدا اپنے نبوی کلام کی تکمیل کے لیے تاریخی واقعات کا انتخاب کرتا ہے، تو وہ ایسا اس انداز سے کرتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ممکنہ سامعین کی توجہ حاصل ہو جائے۔

اور اُس کے ساتھ عہد باندھ لینے کے بعد وہ فریب کاری سے عمل کرے گا؛ کیونکہ وہ چڑھ آئے گا اور تھوڑے سے لوگوں کے ساتھ زور آور ہو جائے گا۔ وہ اطمینان کے ساتھ صوبہ کے نہایت زرخیز مقامات تک بھی داخل ہو جائے گا؛ اور وہ وہ کچھ کرے گا جو نہ اُس کے باپ دادا نے کیا تھا، نہ اُس کے آباؤ اجداد نے؛ وہ اُن کے درمیان لوٹ، مال غنیمت، اور دولت تقسیم کرے گا؛ بلکہ وہ قلعہ بند مستحکم جگہوں کے خلاف بھی ایک وقت تک اپنی تدبیریں سوچتا رہے گا۔ دانی ایل 11:23، 24۔

یورپاہ اسمتھ آیت تیئس میں مذکور روم اور مکابیوں کے درمیان اتحاد کے بارے میں اپنے مشاہدات کا اختتام آیت میں مذکور اس قلیل قوم پر تبصرہ کرتے ہوئے کرتا ہے۔

"اس وقت رومی ایک چھوٹی قوم تھے، اور انہوں نے فریب دہی، یا مکاری سے کام لینا شروع کیا، جیسا کہ یہ لفظ دلالت کرتا ہے۔ اور اسی مقام سے وہ بتدریج اور تیز رفتار عروج کے ساتھ اس اقتدار کی بلند ترین منزل تک پہنچے جسے انہوں نے بعد میں حاصل کیا۔"

"[چوبیسویں آیت نقل کی گئی۔]"

"عام طور پر وہ طریقہ جس کے ذریعے قومیں، روم کے ایام سے پہلے، قیمتی صوبوں اور زرخیز علاقوں پر قابض ہوتی تھیں، جنگ اور فتح کے ذریعے تھا۔ اب روم کو وہ کرنا تھا جو نہ باپ دادا نے کیا تھا اور نہ اُن کے باپ دادا نے؛ یعنی ان فتوحات کو پر امن ذرائع سے حاصل کرنا۔ اب ایک ایسی رسم کا آغاز ہوا جو اس سے پہلے کبھی سنی نہ گئی تھی، کہ بادشاہ اپنی سلطنتیں بطور وصیت رومیوں کے لیے چھوڑ جاتے تھے۔ روم نے اسی طریقے سے وسیع صوبوں پر قبضہ حاصل کیا۔"

"اور جو لوگ اس طرح روم کی سلطنت کے زیرِ اقتدار آ گئے، انہوں نے اس سے کچھ کم فائدہ نہ اٹھایا۔ ان کے ساتھ مہربانی اور نرمی کا برتاؤ کیا گیا۔ یہ ایسا تھا گویا شکار اور غنیمت ان کے درمیان تقسیم کر دی گئی ہو۔ انہیں اپنے دشمنوں سے حفاظت حاصل ہوئی، اور وہ رومی اقتدار کے سایہٴ حمایت میں امن و سلامتی کے ساتھ آرام کرتے رہے۔"

"اس آیت کے آخری حصے کے بارے میں بشپ نیوٹن یہ مفہوم پیش کرتے ہیں کہ تدبیریں قلعہ بند مقامات کے خلاف نہیں بلکہ اُن سے کی جائیں گی۔ رومیوں نے ایسا اپنی سات پہاڑیوں والی بستی کے مضبوط قلعہ سے کیا۔ 'یہاں تک کہ ایک وقت کے لیے؛' اے شک ایک نبوی وقت، یعنی 360 برس۔ ان برسوں کا آغاز کس نقطے سے شمار کیا جائے؟ غالباً اُس واقعہ سے جس کا ذکر اگلی آیت میں

سامنے لایا گیا ہے۔ "Uriah Smith, Daniel and the Revelation, 272, 273"

اسمٹھ آگے بڑھتے ہوئے 31 قبل مسیح میں ایکٹیئم کی جنگ کو تین سو ساٹھ برسوں کے آغاز کے نقطہ ابتدا کے طور پر متعین کرتا ہے۔ پچیسویں آیت کا حوالہ دینے کے بعد اسمٹھ یہ بیان کرتا ہے۔

"آیتیں 23 اور 24 ہمیں یہودیوں اور رومیوں کے درمیان 161 قبل مسیح کے معاہدے کے اس طرف، اُس زمانے تک لے آتی ہیں جب روم نے عالمگیر اقتدار حاصل کر لیا تھا۔ اب جو آیت ہمارے سامنے ہے، وہ جنوب کے بادشاہ، مصر، کے خلاف ایک زور آور مہم، اور عظیم اور طاقتور لشکروں کے درمیان ایک نمایاں جنگ کے وقوع کو منظر نظر میں لاتی ہے۔ کیا اس قسم کے واقعات اُس زمانے کے قریب روم کی تاریخ میں رونما ہوئے تھے؟ — ہوئے تھے۔ یہ جنگ مصر اور روم کے درمیان جنگ تھی؛ اور وہ معرکہ ایکٹیئم کی لڑائی تھا۔ آئیے اُن حالات پر مختصر نظر ڈالیں جو اس تصادم کا سبب بنے۔"

"[مارک] انطونی، آگسٹس قیصر، اور لیپیڈس نے اُس سہ رکنی اتحاد کی تشکیل کی تھی جس نے جولیس قیصر کی موت کا بدلہ لینے کی قسم کھائی تھی۔ یہی انطونی، آگسٹس کا بہنوئی بنا، کیونکہ اُس نے اُس کی بہن، اوکٹاویا، سے شادی کی۔ انطونی کو سرکاری معاملات کے سلسلے میں مصر بھیجا گیا، لیکن وہ مصر کی عیاش ملکہ، کلیوپیٹرا، کے ہنر اور دلکشی کا شکار ہو گیا۔ اُس کے لیے اُس کے دل میں جو جذبہ محبت پیدا ہوا وہ اس قدر شدید تھا کہ آخر کار اُس نے مصری مفادات کو اپنا لیا، کلیوپیٹرا کو خوش کرنے کے لیے اپنی بیوی اوکٹاویا کو رد کر دیا، اُس کے لالچ کو تسکین دینے کے لیے ایک کے بعد ایک صوبہ اُسے عطا کیا، روم کے بجائے اسکندریہ میں فتح کا جشن منایا، اور اس کے علاوہ بھی رومی عوام کی ایسی توہین کی کہ آگسٹس کو اُنہیں اپنے وطن کے اس دشمن کے خلاف پوری دلجمعی کے ساتھ جنگ میں شریک کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوئی۔ بظاہر یہ جنگ مصر اور کلیوپیٹرا کے خلاف تھی؛ لیکن حقیقت میں یہ انطونی کے خلاف تھی، جو اب مصری معاملات کا سربراہ بن کھڑا ہوا تھا۔ اور اُن کے تنازعے کا اصل سبب، جیسا کہ پرائیڈاکس کہتا ہے، یہ تھا کہ اُن میں سے کوئی بھی رومی سلطنت کے صرف نصف پر قانع نہ ہو سکتا تھا؛ کیونکہ لیپیڈس کو سہ رکنی اتحاد سے معزول کیے جانے کے بعد، اب معاملہ اُن دونوں کے درمیان رہ گیا تھا، اور ہر ایک اس بات پر مصمم تھا کہ پوری سلطنت پر قابض ہو، سو اُس کے حصول کے لیے اُنہوں نے جنگ کی بازی پھینک دی۔" یورایہ اسمٹھ، Daniel and the Revelation, 273.

نبوتی طور پر ایکٹیئم کی جنگ سنڈے لا کی نشان دہی کرتی ہے، کیونکہ وہ اُن تین جغرافیائی رکاوٹوں میں سے تیسری رکاوٹ پر غلبہ پانے کی نمائندگی کرتی تھی جنہوں نے بت پرست روم کی "عالمگیر سلطنت" قائم کی، جیسا کہ اسمٹھ بیان کرتا ہے۔ بت پرست روم کی طرح، جب پاپائی روم کی تیسری رکاوٹ کو شہر روم سے نکال باہر کیا گیا، تبھی 538 میں پاپائی روم کی "عالمگیر سلطنت" کا آغاز ہوا۔ وہ دو گواہ سنڈے لا کی طرف، اُس مقام اور وقت میں، اشارہ کرتے ہیں جب جدید روم بائبل نبوت کی چھٹی اور ساتویں دونوں مملکتوں پر غالب آتا ہے، اور ایسا کرتے ہوئے اپنی تیسری رکاوٹ پر بھی غلبہ پا لیتا ہے؛ یوں بیالیس علامتی مہینوں کے لیے "عالمگیر سلطنت" قائم کرتا ہے۔

اور اُسے ایک منہ دیا گیا جو بڑی بڑی باتیں اور کفر بکنے والا تھا؛ اور اُسے اختیار دیا گیا کہ بیالیس مہینے تک عمل کرتا رہے۔ مکاشفہ 13:5.

مصر کے خلاف روم

روم کے آگسٹس کی مصر اور کلیوپیٹرا کے خلاف جنگ کی نبوی حرکیات کو مارک انٹنی کی بغاوت نے مہمیز دی، اور نبوی ضرورت کے تحت یہ لازم ہے کہ وہ نبوی حرکیات کی نمائندگی کریں جو سنڈے لا میں ظاہر کی گئی ہیں۔

ایکٹیم میں روم نے مصر کو مغلوب کیا، ایک ایسی قوت کو جو ایک باغی مرد اور ایک ناپاک عورت کے اتحاد پر مشتمل تھی۔ انٹونی اور کلیوپیٹرا کا اتحاد کلیسیا اور ریاست کے امتزاج کی نمائندگی کرتا ہے۔ ایکٹیم میں آگسٹین کے روم نے ایک ایسی قوت پر فتح پائی جو کلیسیا اور ریاست کے ایک ناپاک امتزاج سے مماثل تھی۔

حیوان کی شبیہ

کلیوپیٹرا انتونی کے ساتھ متحد ایک فاسد کلیسیا کی نمائندگی کرتی ہے، اور انتونی روم کی ایک علامت ہے۔ ان کے باہمی تعلق پر حکمرانی کلیوپیٹرا کی تھی، جیسا کہ یوریاہ اسمتھ نے اس بیان میں ظاہر کیا، جب اس نے کہا کہ انتونی "کلیوپیٹرا، مصر کی عیاش ملکہ، کے فریب و دلکشی کا شکار ہو گیا۔" کلیسیا اور ریاست کا وہ اتحاد جس کی نمائندگی انتونی اور کلیوپیٹرا کرتے ہیں، کلیوپیٹرا کو اس تعلق میں حاکم قوت کے طور پر ظاہر کرتا ہے؛ لہذا، کلیسیا اور ریاست کا وہ امتزاج جس کی نمائندگی ان کا تعلق کرتا ہے، حیوان کی شبیہ کی تعریف پر پورا اترتا ہے—یعنی کلیسیا اور ریاست کا وہ امتزاج جس میں عورت تعلق پر قابض ہو۔ ایکٹیم اُس اتوار کے قانون کی مثال تھا جو عنقریب آنے والا ہے۔

آگستس اُس پاپائی اقتدار کی نمائندگی کرتا ہے جو جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت ریاستہائے متحدہ پر غلبہ حاصل کرے گا۔ مارک انٹونی زمین کے حیوان کے ریپبلکن سینگ کی علامت ہے اور کلیوپیٹرا پروٹسٹنٹ سینگ کی علامت ہے۔ انٹونی اور کلیوپیٹرا جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت یکجا ہوتے ہیں اور اژدہا کی مانند بولتے ہیں۔ کلیوپیٹرا اور انٹونی دونوں اژدہائی قوت کی علامتیں ہیں، اور جب وہ اتوار کے قانون پر پوری طرح باہم متحد ہو جاتے ہیں—تو وہ اژدہا کی مانند بولتے ہیں۔

اژدے

یونان اور مصر دونوں نبوتی طور پر اژدہا کی ایک قدرت کی نمائندگی کرتے ہیں، اور انتونی بھی اژدہا کی ایک قدرت کی نمائندگی کرتا تھا۔ دانی ایل گیارھویں باب میں مصر جنوب تھا اور یونان مغرب تھا۔ اسکندر کی سلطنت کے چار حصوں میں تقسیم ہونے کے بعد مصر بطلمیوس اول نے لے لیا۔ پھر بطلمیوس اول جنوب کا پہلا نبوتی بادشاہ بنا اور مصر میں قلوپطرہ بطلمیوسی سلسلہ حکومت کی آخری حکمران تھی۔ بطلمیوس مقدونیہ میں پیدا ہوا تھا، جو اسکندر اعظم کی جائے پیدائش تھی۔

مقدونیہ شمالی یونان میں واقع تھا، اور وہ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ان کی آبائی نسبت یونانی اساطیری ہیروز سے ہے۔ جنوبی یونان کی شہری ریاستیں مقدونیوں کو جنوبی یونان کے ہیلینیوں کے مقابلے میں زیادہ بربر سمجھتی تھیں۔ مقدونیہ ایک ملوکیت تھا، جبکہ جنوبی شہری ریاستیں (poleis) جیسے ایتھنز، اسپارٹا، تھیبز، کرنٹھ وغیرہ، جنوبی اور وسطی یونان اور بحیرہ ایجیئن کے جزائر میں واقع تھیں۔ یہ poleis اکثر جمہوری، اشرافی، یا مختلط طرز حکومت رکھتی تھیں، جبکہ مقدونیہ ایک مرکزیت یافتہ ملوکیت تھا جس میں ایک مضبوط شاہی خاندان (Argeads) قائم تھا۔ تاہم، وہ سب کے سب ہیلینی تھے، اور جب روم تاریخ کے منظر پر آیا تو اس نے ہیلینیوں کو یونانی قرار دیا۔ کلیوپیٹرا بطلمیوسی خاندان کی آخری فرمانروا تھی، جو شمالی مملکت کے یونانیوں کے اس شاہی قبیلے کی نمائندہ تھی جو مقدونیہ، یا شمالی یونان، کے علاقے سے تعلق رکھتا تھا۔

جنوب کا بادشاہ

کلیوپیٹرا بطلمیوسی سلطنت کی آخری حکمران تھی، جس کا آغاز بطلمیوس اول سے اس وقت ہوا تھا جب سکندر کی سلطنت چار حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔ ایکٹیم کی جنگ میں بطلمیوسی سلطنت، یعنی جنوب کے لفظی بادشاہ، اپنے انجام کو پہنچی۔ اس کے بعد جنوب کا اگلا بادشاہ روحانی مصر ہونا تھا، جس کی نمائندگی انقلابِ فرانس کی تاریخ میں ملحد فرانس نے کی۔

اور اُن کی لاشیں اُس بڑے شہر کی سڑک پر پڑی رہیں گی، جو روحانی معنی میں سدوم اور مصر کہلاتا ہے، جہاں ہمارا خداوند بھی مصلوب کیا گیا تھا۔ مکاشفہ 11:8۔

حقیقی مصر، سکندر کی سلطنت کی تقسیم کے تعلق سے، حقیقی بادشاہ جنوب تھا؛ لیکن روحانی مصر کی نمائندگی مصر کی نبوتی خصوصیات کے باعث بادشاہ جنوب کے طور پر کی گئی ہے، نہ کہ کسی حقیقی جغرافیائی سمت کے اعتبار سے۔

جنوب اور مغرب

بطلموسی سلطنت کی آخری حکمران ہونے کے باعث کلیوپیٹرا نبوتی طور پر ایک دوہری قوت تھی: یونان (مغرب) اور مصر (جنوب)؛ جبکہ اس کے بعد آنے والا، اور پھر روحانی طور پر جنوب کا بادشاہ، فرانس ہوگا، جو خود بھی ایک دوہری قوت ہے اور مکاشفہ گیارہ میں مصر اور سدوم کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ سدوم کی شہوت پرستی مغرب کی کلیوپیٹرا کی شہوت پرستی کے مطابق ہے، اور جنوب کی کلیوپیٹرا مصر کے الحاد کے مطابق ہے۔ جنوب کے آخری لفظی بادشاہ کی یہ دوہری فطرت، جنوب کے پہلے روحانی بادشاہ کے ساتھ ہم آہنگ تھی۔

ایکٹیم کی جنگ، انطونی کے روم کے اژدہا اور کلیوپیٹرا کے جنوب اور مغرب کے اژدہا کے درمیان ناپاک اتحاد تھی۔ انطونی اور کلیوپیٹرا ایک کلیسیا اور ایک ریاست کی نمائندگی کرتے ہیں، لہذا روم کے آگستس کے ہاتھوں ایکٹیم کی فتح ایسی فتح کی نمائندگی کرتی ہے جس میں روم اُس ناپاک دوہری اتحاد پر غالب آتا ہے جو حیوان کی شبیہ کی تمثیل کرتا ہے۔ تین سو ساٹھ برس بعد، دانی ایل 11:24 کی تکمیل میں، قسطنطین نے روم کو مشرق اور مغرب میں تقسیم کر دیا، اور روم کی عورت کو مغرب میں چھوڑ کر روم کے مرد کو مشرق کی طرف منتقل کر دیا۔ جنوب اور مغرب کی فتح نے تین سو ساٹھ برس کے ایک "وقت" کے بعد، ایکٹیم کی جنگ میں، مشرق اور مغرب کی تقسیم کی تمثیل پیش کی۔ ایک پہلے تصادم میں انطونی کو مشرقی روم دیا گیا تھا اور آگستس کو مغرب، لہذا ایکٹیم نے مشرق اور مغرب کو یکجا کر دیا، مگر صرف ایک "وقت" کے لیے۔

31 قبل مسیح اور 330

یسوع ہمیشہ ابتدا کے ذریعے انتہا کی مثال پیش کرتا ہے، لہذا 31 قبل مسیح میں ایکٹیم کی فتح 330 میں سلطنت کے مشرق اور مغرب میں تقسیم ہونے کی تمثیل ہے۔ 31 قبل مسیح کا ایکٹیم اُن 360 برسوں میں، جو 330 پر اختتام پذیر ہوئے، اومیگا کا الفا تھا۔ 31 قبل مسیح اور 330—دونوں—دانی ایل گیارہ کی آیت سولہ اور اکتالیس میں ظاہر کی گئی آنے والی اتوار کے قانون کی تمثیل ہیں۔

ایک اور نشان

روم کا انتونی، جو جنوب اور مغرب کی کلیوپیٹرا کے ساتھ ہم آہنگ ہے، حیوان کی شبیہ کے اُن کے دوہری اتحاد کے اندر ایک سہ فریقی اتحاد کی نمائندگی کرتا ہے۔ صلیب بھی اتوار کے قانون کے ساتھ، اور لہذا ایکٹیم اور 330 کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ صلیب پر کلیسیا اور ریاست کے ایک دوہری اتحاد کی نمائندگی یہودیوں (فاسد کلیسیا) کے روم (ریاست) کے ساتھ مل کر مسیح کو قتل کرنے سے ہوتی ہے۔ صلیب پر اس اتحاد میں تیسرا فریق براباس کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، جو ایک جھوٹا مسیح ہے، جس کے نام کے معنی ہیں "باپ کا بیٹا"۔ براباس، مسیح کے بطور سچے نبی کے مقابلے میں، علامتی طور پر ایک جھوٹا نبی ہے۔ روم انتونی تھا، اور جنوب و مغرب کی کلیوپیٹرا یہودیوں اور براباس کی نمائندگی کرتی تھی۔

صلیب کا تعلق کوہ کرمل پر ایلیاہ کے ساتھ بھی قائم ہوتا ہے، جہاں فیصلہ اس بات پر تھا کہ سچا نبی کون ہے اور جھوٹا نبی کون۔ اُس وقت جھوٹا نبی ایک دوہری علامت تھا، جو بعل کے نبیوں اور بیشہ کے کاہنوں پر مشتمل تھی۔ بعل ایک مذکر دیوتا ہے، اور بیشہ کے کاہن اشتروت، ایک مؤنث دیوی، کی

نمائندگی کرتے تھے۔ صلیب کے موقع پر یہودی اشتروت، یعنی مؤنث دیوی تھے، اور براباس، جو مرد غموں کے جعلی بدل کے طور پر تھا، مذکر دیوتا بعل تھا۔

کلیوپیٹرا جنوب کی بھی ملکہ تھی اور مغرب کی بھی ملکہ۔ انطونی روم کی شبیہ تھا، اُس سے رکنی اتحادِ ثلاثہ کا ایک حصہ جس نے جولیس کے قتل کا انتقام لینے کی قسم کھائی تھی۔ جولیس کی تیس زخموں سے ہونے والی موت دانی ایل گیارہ کی آیت چالیس کی تکمیل میں 1798ء میں پاپائیت کے مہلک زخم کی نمائندگی کرتی تھی۔ ایکٹیم میں آگسٹین اُس مہلک زخم کی شفا یابی کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ زخم اُس وقت بھر جاتا ہے جب انطونی اور کلیوپیٹرا مر جاتے ہیں۔ انطونی اور کلیوپیٹرا ریاستہائے متحدہ میں اُس حیوان کی شبیہ کی نمائندگی کرتے ہیں جو ایک سہ رکنی نبوی ہستی ہے، جو زمینی حیوان اور اُس کے دو سینگوں پر مشتمل ہے۔ انطونی ایک حصہ ہے اور کلیوپیٹرا دوسرے دو حصوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ خواہ وہ انطونی کا روم ہو، یا کلیوپیٹرا کا مصر اور یونان، وہ اتوار کے قانون کے وقت ایک ساتھ مر جاتے ہیں، جب بائبل کی نبوت کا چھٹا مملکت ختم ہوتا ہے۔ نبوی لحاظ سے انطونی کے تعلق میں کلیوپیٹرا کلیسیائی سیاست اور ریاستی سیاست کے اُس امتزاج کی نمائندگی کرتی ہے، جس میں کلیسیائی سیاست ریاستی سیاست کو لبھاتی اور اُس پر قابو رکھتی ہے۔

دوسری موت کا تمثیلی پیش نقش

ایک اور نبوتی سطح پر کلیوپیٹرا کا جولیس سیزر اور مارک انٹونی کے ساتھ تعلق اس امر کی نمائندگی کرتا ہے کہ دو اوقات میں کلیوپیٹرا کی کلیسیائی حکمتِ عملی رومی سلطنت کی ریاستی حکمتِ عملی کے ساتھ تعلق میں ہوتی ہے۔ دانی ایل گیارہ کی آیت چالیس کی تکمیل میں، اپنی پہلی علامتی موت کے وقت 1798ء میں جولیس نے اسے چھوڑ دیا؛ اور پھر دانی ایل گیارہ کی آیت پینتالیس کی تکمیل میں ایکٹیئم پر وہ اپنے انجام کو پہنچتی ہے اور اس کا مددگار کوئی نہیں ہوتا۔ آیت چالیس اس کے پہلے مہلک زخم کا الفا ہے جو شفا پانا ہے، اور آیت پینتالیس کا اومیگا وہ مقام ہے جہاں اسے اپنی دوسری اور آخری موت ملتی ہے۔

جیسا کہ آیت سولہ سے بائیس تک کی چار رومی قوتوں کے ساتھ ہے، ویسے ہی بائبل کی علامت کے طور پر کلیوپیٹرا کے بھی سیاق و سباق کے مطابق ایک سے زیادہ معنی ہیں۔ جب شاہانہ حمایت اٹھا لی گئی تو جولیس نے 1798 میں اسے چھوڑ دیا، اور پھر اتوار کے قانون کے وقت اس کا مہلک زخم شفا پاتا ہے، لیکن مکاشفہ سترہ کے دس بادشاہ آخرکار اسے آگ سے ہلاک کر دیتے ہیں، جب وہ اپنی دوسری اور آخری موت سے دوچار ہوتی ہے۔

کلیوپیٹرا اس دوہرے مزاج کی علامت ہے جس کی نمائندگی فرعون کے مصر کی دہریت، اور یونان کے مذہبی فلسفے سے ہوتی ہے۔ اس کی دوہری فطرت مصر کی سیاسی حکمتِ عملی اور یونان کی کلیسیائی صناعتی کی نمائندگی کرتی ہے۔ یونانی مذہبی فلسفے کی نمائندگی یونانی دیوی ایتھینا کرتی ہے، جسے اُس کے ہیکل میں، جو پارٹھینون کہلاتا تھا، ایک مجسمے کی صورت میں نصب کیا گیا تھا۔ ایتھینا حکمت کی علامت ہے، اور ایک عورت ہونے کے ناتے وہ الہی تعلیم کے برعکس انسانی تعلیم کے مذہب کی نمائندگی کرتی ہے۔

ریاست ہائے متحدہ کے دو سینگ جمہوریت اور پروٹسٹنٹیت ہیں، جن کی تمثیل فرانس میں مصر اور سدوم کے ذریعے کی گئی تھی۔ مصر ریاستی سیاست ہے اور سدوم کلیسیائی سیاست؛ پس جمہوریت مصر کے ساتھ اور پروٹسٹنٹیت سدوم کے ساتھ مطابق ہے۔ جمہوریت مصر ہے اور پروٹسٹنٹیت سدوم اور یونان ہے۔ انسانی تعلیم کی علامت یونانی دیوی ایتھینا ہے، جس کا ہیکل پارٹھینون تھا، جس کی جدید مماثلت نیش ول، ٹینیسی کے پارٹھینون ہیکل میں پائی جاتی ہے۔ اُس فاسد کلیسیا کی علامت، جو اتوار کے قانون کے وقت ریاست ہائے متحدہ میں جمہوری سینگ کے ساتھ متحد ہوتی ہے، کلیوپیٹرا،

اشتروت، سلومی اور سدوم کے طور پر پیش کی گئی ہے۔

کلیوپیٹرا فرعون کی الحادیت اور یونانیوں کے مذہب کی تصویر پیش کرتی ہے۔ وہ مذہب جو فلسفہ الحاد کے ساتھ چلتا ہے، یونانی تعلیم کی پرستش ہے۔ یسوع ہمیشہ ابتدا کے ساتھ انتہا کو واضح کرتا ہے، اور باغ میں وہ درخت جس کا کھانا منع تھا، نیکی اور بدی کی معرفت کا درخت تھا، جو یونانی فلسفہ کے مذہب کی تمثیل ہے، جیسے سسٹر وائٹ "اعلیٰ تعلیم" کہتی ہیں۔ یہ مسیح اور شیطان کے درمیان عظیم تنازع میں حکمت کے کلیوپیٹرا کے یونانی مذہب کو حقیقی تعلیم کی بگڑی ہوئی اور جعلی صورت کے طور پر شناخت کرتا اور نمایاں کرتا ہے۔

نیش ول، ٹینیسی کو "جنوب کا ایتھنز" کہا جاتا ہے، اور کلیوپیٹرا جنوب کی آخری حقیقی ملکہ تھی۔ جنوب کی آخری ملکہ نے جنوب کے آئندہ اور اولین روحانی بادشاہ کی تمثیل پیش کی، جس کی تکمیل ملحد فرانس میں ہوئی۔ ملحد فرانس ریاستہائے متحدہ کی تمثیل ہے، جہاں نیش ول، ٹینیسی میں، یعنی "جنوب کے ایتھنز" میں، دیوی ایتھینا کے لیے پارٹھینون بیکل علامتی طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ بیکل نیش ول میں 2500 ویسٹ اینڈ پر واقع ہے۔ عدد پچیس متی پچیس کی تین تمثیلوں کے بند دروازے کی نمائندگی کرتا ہے۔ کلیوپیٹرا، "جنوب" اور "مغرب" دونوں کی ملکہ ہونے کے طور پر، جنوب کے ایتھنز میں اپنے "انجام" کو پہنچتی ہے۔

اکٹیئم، کلیوپیٹرا، آگسٹس اور انطونی کے بارے میں ان غور و فکر کے بعد ہم دانی ایل باب گیارہ کی آیت چوبیس سے آیت تیس تک واپس آتے ہیں۔ شاید، اس عبارت کا سب سے مبہم حصہ وہ ہے جہاں وہ ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہیں۔

اور ان دونوں بادشاہوں کے دل بدی کرنے پر لگے ہوں گے، اور وہ ایک ہی میز پر بیٹھ کر جھوٹ بولیں گے؛ لیکن یہ کامیاب نہ ہوگا، کیونکہ انجام ابھی مقررہ وقت پر ہی ہوگا۔ دانی ایل 11:27۔

آیت میں مقررہ وقت 330 ہے، جو آیت چوبیس کے "وقت" کا اختتام ہے۔ یہ مقررہ وقت ریاستہائے متحدہ کے لیے سنڈے لا کی نمائندگی کرتا ہے، اور یہ دنیا کے لیے انسانی مہلت آزمائش کے اختتام کی بھی نمائندگی کرتا ہے۔ سنڈے لا سے پہلے وہ دو بادشاہ، جن کے دل شرارت کرنے پر مائل تھے، ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے جھوٹ بولیں گے۔ دانی ایل گیارہ کی آیات سولہ اور اکتالیس کے سنڈے لا سے پہلے، دو بادشاہ ایک ہی دسترخوان پر جھوٹ بولیں گے، لیکن ان کا جھوٹ کامیاب نہ ہوگا۔ وہ دو بادشاہ کون ہیں جو ایک دوسرے سے جھوٹ بولتے ہیں؟ اس خیال کا جواب دینے سے پہلے، ہمیں اس علامتی مفہوم میں سے بعض کی یاد دہانی کرانا چاہوں گا جن پر ہم اس سلسلے میں پہلے گفتگو کر چکے ہیں۔

چار رومی حکمران، جس سیاق میں انہیں دیکھا جائے، اُس کے مطابق مختلف نبوی علامتوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ رومی حکمران ہیں، تاہم بطور علامت وہ بنیادی طور پر قدیم یہوداہ کی نبوی تاریخ کی نمائندگی کرتے ہیں، جب وہ سلوقی تسلط سے نکل کر رومیوں کے تسلط میں منتقل ہوئے۔

پومپی ایک سپہ سالار تھا، اور اس کے بعد کے تین رومی حکمران سب قیصر تھے۔ آگسٹس کے ساتھ نسبت میں جولیس دو سہ گانہ اتحادوں کی نمائندگی کرتا تھا، یعنی دو تثلیثی حکمران اتحادوں کی: پہلا غیر سرکاری، دوسرا سرکاری۔ بعض سیاق و سباق میں یہ چاروں حکمران اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پومپی نے اُس جلالی سرزمین کو فتح کیا؛ جولیس، جو تئیس خنجر زخموں کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، پہلا فرشتہ ہے، کیونکہ وہ پہلا قیصر ہے، اور وہ تیسرے فرشتے کی تمثیل بھی ہے، جو ٹیبریاس تھا۔ صلیب پر ٹیبریاس، جو اتوار کے قانون ہی کی علامت ہے، تئیس کے ذریعے بھی ظاہر کیا جاتا ہے، کیونکہ تئیس کفارے کی نمائندگی کرتا ہے؛ اور صلیب مسیح کے اُس کام کا نہایت بنیادی حصہ

ہے جس میں اُس نے اپنی الوہیت کو ہماری انسانیت کے ساتھ متحد کیا۔ پس جولیس اور ٹیبریاس پہلا اور تیسرا پیغام ہیں، جن کی نمائندگی تئیس کرتا ہے۔

جولینس وہ رومانوی شخصیت نہ تھا جیسا کہ ہالی وڈ کی روایات میں اکثر اسے پیش کیا جاتا ہے؛ وہ اقتدار کا بھوکا ایک سنگ دل آدمی تھا۔ طیبیریاس جولینس سے بھی بدتر تھا، کیونکہ اس کی خباثت کا ذکر آیت ہی میں بھی کیا گیا ہے، اس لیے کہ عبرانی حروف تہجی کا آخری حرف ہائیسواں ہے اور پہلا حرف ایک ہے۔ الفا اومیگا سے چھوٹا ہے، اور طیبیریاس کی خباثت آیت ہائیس میں واقع ہے، جو عبرانی حروف تہجی کے آخری حرف کی طرف اشارہ کرتی ہے، اور جولینس اور طیبیریاس سے ممثل ان دو خبیث اشخاص کے درمیان آگسٹس تھا۔ آگسٹس روم کی قوت اور وجاہت کے جلال کے نقطہ عروج کی نمائندگی کرتا ہے۔ پہلے اور تیسرے پیغام کے برعکس، وہ تیرہویں حرف سے ممثل ہے، جو بغاوت کی علامت ہے۔ آگسٹس نے اپنے اقتدار کو انطونی اور کلیوپیٹرا کی بغاوت کو کچل کر مستحکم کیا، جو روم کی تاریخ کی سب سے مشہور بغاوت تھی۔

آگسٹس وہ رومی قوت ہے جس نے تیسرے مانع کو مغلوب کیا، اور ایسا کرتے ہوئے اس نے اتوار کے قانون کی نمائندگی کی، نیز وہی رومی قوت ہے جو مکاشفہ تیرہ کے باب بغاوت کے بیالیس علامتی مہینوں کے دوران حکمرانی کرتی ہے۔ جب اسے اتوار کے قانون سے پہلے رکھا جاتا ہے تو پومپی 1798 اور 1989 دونوں ہوتا ہے، یوں پومپی انطیوکس میگنس کی ایک علامت بن جاتا ہے جو 219 سے 217 قبل مسیح تک چوتھی شامی جنگ کے اختتام کی نمائندگی کرتا ہے، باب گیارہ کی آیت دس کی تکمیل میں۔ پھر جولیس سیزر آیات گیارہ اور بارہ کے ساتھ، اور سرحدی لکیر کی جنگ، یعنی 217 قبل مسیح میں رافیہ کی جنگ، کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے۔ وہاں جولیس بھی انطیوکس میگنس ہے، اور آگسٹس سیزر بھی آیت پندرہ کی پانینم کی جنگ میں انطیوکس میگنس ہے۔ پھر آیت سولہ میں طیبیریاس اتوار کا قانون ہے، لیکن وہ انطیوکس میگنس نہیں ہے، کیونکہ وہاں وہ پومپی ہے، اس لیے کہ یسوع ہمیشہ ابتدا کے ساتھ انتہا کی تمثیل پیش کرتا ہے۔ یہ آیت سلوکی سلطنت کے خاتمہ کو نشان زد کرتی ہے، جو بائبل نبوت کی چھٹی مملکت کے طور پر ریاستہائے متحدہ کے خاتمہ کی تمثیل ہے۔

چار رومی حکمرانوں کی مزید مطابقتیں قائم کی جانی ہیں، اور یہ خط آیت چالیس کی مخفی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے۔ آیت تئیس کی مکابی خط بھی آیت چالیس کی مخفی تاریخ کی وضاحت کرتی ہے۔ پھر آیت چوبیس میں بت پرست شاہی روم کی کہانی ایک مدت کے ذریعہ پیش کی گئی ہے—تین سو ساٹھ سال۔ رومی تاریخ کی وہ خط، جو آیت چوبیس سے لے کر آیت تیس تک پیش کی گئی ہے، آیت چالیس کی مخفی تاریخ کی بھی ایک تصویر ہے۔ یہ آیت اکتیس پر ختم ہوتی ہے، جب موضوع بت پرست روم سے پاپائی روم کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ بت پرست روم اب بھی اس آیت میں موجود ہے، لیکن وہاں اسے بائبل کی نبوت کے چوتھے مملکت کے طور پر نہیں، بلکہ اس سیاسی قوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے جس نے 538 میں پاپائیت کو تخت پر بٹھایا۔ 538 میں پاپائیت نے اتوار کے قانون کو نافذ کیا، لہذا آیت اکتیس آیات سولہ اور اکتالیس کے ساتھ ہم آہنگ ہو رہی ہے۔ آیت چوبیس نے ایکٹیم کی جنگ اور اس خط سے وابستہ تاریخ کا تعارف کرایا۔

آیت چوبیس اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ غیر قوموں کا روم کب تین سو ساٹھ برس کے لیے کامل بالادستی کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا، اور پھر آیت اکتیس میں پاپائی روم بارہ سو ساٹھ برس کے لیے کامل بالادستی کے ساتھ حکمرانی کرنا شروع کرتا ہے۔ اس سطر کے آغاز اور اختتام پر مسیح کی مہر ثبت ہے، الفا اور اومیگا۔ ان آیات میں ہمارے سامنے مارک انطونی، کلیوپیٹرا، اور آگسٹس قیصر کی تاریخ آتی ہے۔ آیت سولہ میں غیر قوموں کے روم نے 65 قبل مسیح میں سلوکی سلطنت کو فتح کیا، اور پھر 63 قبل مسیح میں یہوداہ کو۔ 31 قبل مسیح میں ایکٹیم کی تیسری رکاوٹ نے مصر کی سلطنت کے خاتمے کی نشان دہی کی، جیسا کہ 65 قبل مسیح میں سلوکیوں کی پہلی رکاوٹوں نے بطور نمونہ ظاہر کیا تھا۔ ایک بار پھر، ہمیں اول اور آخر کی مہر دکھائی دیتی ہے۔ 65 قبل مسیح تین رکاوٹوں میں

پہلی تھی اور یہ شمال کے بادشاہ کی فتح کی نمائندگی کرتی تھی، اور 31 قبل مسیح تین رکاوٹوں میں تیسری تھی اور یہ جنوب کے بادشاہ کی فتح کی نمائندگی کرتی تھی۔ یہوداہ، جو ان تین رکاوٹوں میں درمیانی رکاوٹ تھا، 63 قبل مسیح میں جب پومپی یروشلم پہنچا تو یروشلم کی فصیلوں کے اندر خانہ جنگی کا شکار تھا۔ دوسری رکاوٹ بغاوت کی ایک علامت ہے۔

538 میں پاپائی روم کے لیے تیسری رکاوٹ شہر روم سے نکال دی گئی۔ وہ رکاوٹ گوتھ تھے، اور وہیں بائبل کی نبوت کی پانچویں مملکت کا آغاز ہوا؛ عین اسی مقام پر جہاں چوتھی مملکت ختم ہوئی تھی۔ اور جس طرح چوتھی مملکت اپنی تیسری رکاوٹ پر شروع ہوئی، اسی طرح مصر کی مملکت مغلوب کی گئی، جیسا کہ سلوکی مملکت کی پہلی رکاوٹ میں اس کی تمثیل پیش کی گئی تھی۔ اس سے یہ متعین ہوتا ہے کہ نبوی شہادت جو آیات چوبیس سے لے کر آیت تیس تک پائی جاتی ہے، ایک ایسی لکیر کی نمائندگی کرتی ہے جسے آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ میں بھی واقع کیا جاتا ہے۔ اسی سبب سے ضروری ہے کہ ان مختلف نبوی تعلقات پر غور کیا جائے جن کی نمائندگی مارک انٹونی، کلیوپٹرا، جولیس سیزر، پومپی، اور آگسٹس سیزر کرتے ہیں۔

پس کیا آیت چوبیس سے تیس تک کے اقتباس کا سب سے مبہم حصہ وہی ہے، جب وہ ایک ہی میز پر بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہیں؟

اور ان دونوں بادشاہوں کے دل بدی کرنے پر لگے ہوں گے، اور وہ ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر جھوٹ بولیں گے؛ لیکن یہ کامیاب نہ ہوگا، کیونکہ انجام ابھی مقررہ وقت ہی پر ہوگا۔ دانی ایل 11:27۔

یوریاہ اسمتھ ان دو بادشاہوں کی شناخت مارک انتونی اور آگسٹس سیزر کے طور پر کرتا ہے۔

"ستائیسویں آیت نقل کی گئی"

"انٹونی اور قیصر پہلے متحد تھے۔ تاہم دوستی کے پردے میں یہ دونوں عالمگیر اقتدار کے لیے بلند پرواز آرزوئیں رکھتے اور سازشیں کرتے تھے۔ ایک دوسرے کے لیے ان کے اظہار تعظیم اور دعوائے دوستی محض ریاکاروں کی باتیں تھیں۔ وہ ایک ہی دسترخوان پر جھوٹ بولتے تھے۔ اوکٹاویہ، جو انٹونی کی بیوی اور قیصر کی بہن تھی، نے اُس وقت جب انٹونی نے اسے طلاق دی، روم کے لوگوں کے سامنے اعلان کیا کہ اُس نے اُس سے نکاح پر صرف اس امید کے ساتھ رضامندی دی تھی کہ یہ قیصر اور انٹونی کے درمیان اتحاد کی ضمانت ثابت ہوگا۔ لیکن وہ مشورہ کامیاب نہ ہوا۔ پھوٹ پڑ گئی؛ اور جو کشمکش اس کے نتیجے میں برپا ہوئی، اُس میں قیصر کامل طور پر فاتح ہو کر ابھرا۔" Uriah Smith, Daniel and the Revelation, 276.

جب اوکٹاویا نے یہ ظاہر کیا کہ اس کی انتونی سے شادی اتحاد کے عہد کے طور پر تھی، تو اس نے اس ازدواجی اتحاد کی نشان دہی کی جس کی تمثیل اس سے پہلے باب گیارہ میں ہیلمینی دور کی اُس شادی کے ذریعے کی گئی تھی جو تقریباً 252 ق م میں بیرینیکے اور سلوکی بادشاہ انٹیوکس دوم تھیوس کے درمیان ہوئی تھی۔ بیرینیکے، بطلموس دوم فیلاڈلفس کی بیٹی تھی۔ اوکٹاویا اور بیرینیکے سفارتی شادیوں کی نمائندگی کرتی ہیں، یا نبوی اعتبار سے، معاہدات کی۔ آیات پانچ سے دس جنوبی اور شمالی مملکتوں کے درمیان سفارتی شادی کی تاریخ کی نشان دہی کرتی ہیں، اور جب مارک انتونی اور اوکٹاویا، جو بعد میں آگسٹس سیزر کے نام سے معروف ہوا، نے اس شادی کا انتظام کیا، تو انہوں نے مملکت کو بھی مشرق اور مغرب میں تقسیم کر دیا۔

صلح برونڈیزیوم (40 قبل مسیح) مارک انٹونی اور آکٹاویا (جو بعد میں آگسٹس کہلایا) کے درمیان ایک مذاکراتی تصفیہ تھا، جس کا مقصد قریب الوقوع خانہ جنگی کے بعد دوسرے تثلیثی اقتدار میں پیدا ہونے والی کشیدگی کو دور کرنا تھا۔ اس میں رومی علاقوں کی تقسیم شامل تھی (انٹونی مشرق، آکٹاویا مغرب)، اور اسے انٹونی کی آکٹاویا (آکٹاویا کی بہن) سے شادی کے ذریعے مستحکم کیا

گیا۔ 39 قبل مسیح میں تثلیثی اقتدار کی اصل پانچ سالہ مدت ختم ہو گئی۔ انٹونی 300 سے زائد جہازوں کے ساتھ اٹلی روانہ ہوا، جنہیں ابتدا میں برونڈیزوم میں لنگر انداز ہونے کی اجازت نہ دی گئی، چنانچہ بالآخر وہ ٹارینٹم میں جا لگے۔ طویل ثالثی کوششوں کے بعد آکٹاویں وہاں اس سے ملا، کیونکہ انٹونی کی فوج آکٹاویں کی فوج سے لڑنے پر آمادہ نہ تھی اور اس کے برعکس بھی یہی صورت تھی۔ آکٹاویا نے ثالثی میں ایک کلیدی کردار ادا کیا، اور انٹونی کو سیکسٹس پومپئی کے خلاف آکٹاویں کی حمایت پر آمادہ کیا۔ انہوں نے تثلیثی اقتدار کی تجدید مزید پانچ برسوں کے لیے (32 قبل مسیح تک) کر دی، جس کے تحت انٹونی نے آکٹاویں کو 120 جہاز فراہم کیے، اس وعدے کے بدلے میں کہ اسے فوجی دستے دیے جائیں گے (جنہیں آکٹاویں نے بعد میں روک لیا)۔

سن 32 قبل مسیح میں ان دونوں حریفوں کے درمیان کھلا انقطاع واقع ہو گیا۔ باہمی تعلقات پروپیگنڈا، انتونی کی مشرقی توجہ (کلیوپیٹرا کے ساتھ)، اور مغرب میں اوکٹیویں کے استحکام کے باعث بگڑ چکے تھے۔ ایکٹیئم سے پہلے اوکٹیویں نے انتونی کی جانب سے بعد میں پیش کی جانے والی کانفرنس کی تجاویز کو رد کر دیا۔

شمال کے بادشاہ (انطيوخس) اور جنوب کے بادشاہ (بطلیموس) کے درمیان سفارتی شادی میں، دلہن جنوب کے بادشاہ نے فراہم کی تھی؛ جب کہ انطونی (مشرق) اور اوکٹاویان (مغرب) کی سفارتی شادی میں دلہن مغرب نے فراہم کی۔ دونوں سفارتی شادیاں ناکام ہوئیں، اور آخر کار بیٹی یا بہن کو فراہم کرنے والی قوت اس طاقت پر غالب آئی جس نے عہد کو توڑا تھا۔

تین کی گواہی

سلوقی سلطنت کے اختتام پر ایک تیسرا معاہدہ ہوا جہاں ایک ہی دسترخوان پر جھوٹ بولے گئے۔ یہ پانچویں شامی جنگ (202–195 BC) کے تناظر میں پیش آیا، جب انطيوخس سوم میگس نے BC 204 میں بطلیموس چہارم فلوپیٹر کی وفات کے بعد بطلیموسی سلطنت کی کمزوری سے فائدہ اٹھایا۔ بطلیموس پنجم ایپیفینس (بطلیموس پنجم) کم عمری میں (تقریباً 5–6 برس کی عمر میں) تخت نشین ہوا، جس کے نتیجے میں مصر نائین کے تحت آ گیا اور اندرونی انتشار، مقامی بغاوتوں، اور بیرونی خطرات کے مقابلے میں کمزور ہو گیا۔

انطيوخس اعظم پہلے ہی پانیوم کی لڑائی (200 ق م) جیسی فتوحات کے بعد کوئلے-سوریا، فلسطین، اور ایشیائے کوچک میں بطلیموسی علاقوں کے بڑے حصے پر حملہ کر کے قبضہ کر چکا تھا۔ مصر کو مکمل طور پر فتح کرنے کے بجائے—جو رومی مداخلت کے خطرے کا باعث تھا، کیونکہ روم اسے بعض علاقوں سے دور رہنے کے لیے دباؤ ڈال رہا تھا—اس نے ایک سفارتی ازدواجی اتحاد کو بطور ایک "محافظ" شخصیت اختیار کیا۔ 197/195 ق م میں، جنگ کے خاتمے پر ہونے والے معاہدہ امن کے حصے کے طور پر، انطيوخس اعظم نے اپنی کم سن بیٹی کلیوپیٹرا اول سیرا (جسے کلیوپیٹرا سیرا بھی کہا جاتا ہے) کا پہلے منگنی کے ذریعے اور پھر نکاح کے ذریعے بچہ بطلیموس پنجم سے رشتہ قائم کیا (یہ شادی 193 ق م میں رافیہ میں ہوئی؛ بطلیموس 16 برس کا تھا اور کلیوپیٹرا 10 برس کی تھی)۔

اسے ایک فیاضانہ اقدام کے طور پر پیش کیا گیا: انطيوخس نے اپنے آپ کو نوجوان بادشاہ کا حلیف اور اس کا "محافظ" ظاہر کیا، یوں امن کو یقینی بناتے ہوئے ایشیا میں اپنی حاصل شدہ فتوحات برقرار رکھیں۔ اس شادی نے اسے اپنی بیٹی کے ذریعے مصر پر بالواسطہ اثر و رسوخ عطا کیا (اسے امید تھی کہ وہ اپنی سلوکی النسل وابستگی کے ساتھ وفادار رہے گی اور بطلیموسی دربار میں شام نواز آواز کے طور پر عمل کرے گی)۔ لیکن یہ چال الٹ گئی، کیونکہ کلیوپیٹرا نے اپنے باپ کے بجائے اپنے شوہر اور مصر کا ساتھ دیا، جس سے انطيوخس کا طویل المدت اقتدار کمزور ہو گیا۔ یہ 40 قبل مسیح کے معاہدہ برونڈیزوم کی مماثلت رکھتا ہے اور کئی جہات سے رومی واقعات سے متعلق تھا۔

جس طرح ایبٹنی نے قریب الوقوع جنگ کے بعد حریف طاقتوں کو باہم باندھنے کے لیے اوکٹاویا (اوکٹاوین کی بہن) سے شادی کی، اسی طرح انطیوخس نے اپنی بیٹی کی بطلموس پنجم سے شادی کو ایک عارضی صلح اور علاقائی تقسیم کو رسمی صورت دینے کے لیے استعمال کیا (شمال میں فتوحات سلوکیوں کے پاس رہیں، جبکہ بطلموس نے جنوب میں مصر اپنے قبضے میں برقرار رکھا)۔

انطاکس نے طفل بادشاہ بطلموس پنجم پر، خاندانی رشتوں کے ذریعے، عملاً ایک سرپرست کی حیثیت سے عمل کیا، جس طرح آکٹاوین (اور ثلاثی اتحاد) نے اقتدار کے خلا یا باہمی رقابتوں کے درمیان اپنے آپ کو قائم کیا۔ دونوں صورتوں میں ”زیادہ طاقتور“ شخصیت (انطاکس/آکٹاوین) نے قرابت کے ذریعے ایک کمزور فریق پر اثر و رسوخ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ دونوں انتظامات نے قلیل مدت کے لیے استحکام پیدا کیا، لیکن باطنی بداعتمادی کے باعث طویل مدت میں ”کامیاب نہ ہوئے“—کلیوپٹرا نے مصر کی طرف داری کی (جس سے انطاکس کی تدبیر ناکام ہوئی)، جبکہ انطونی کی مشرقی توجہ (کلیوپٹرا ہفتم) آکٹاوین کے ساتھ تعلق کے انہدام پر منتج ہوئی۔

بطلموس پنجم کی کم سنی، جو نائبان سلطنت کے تحت تھی، جولیس سیزر کی موت کے بعد پیدا ہونے والی بے ثباتی کے مماثل ہے (جو ٹرائیم وریٹ کے قیام اور اقتدار کی کشمکشوں پر منتج ہوئی)۔ بیرینیکے کی انطیوخس سے شادی نے دانی ایل باب گیارہ میں سلوقی سلطنت کی تاریخ کے آغاز کو نشان زد کیا، اور انطیوخس میگنس کی بیٹی کی مصر کے کم سن بادشاہ سے شادی نے سلوقی سلطنت کے خاتمہ کو نشان زد کیا۔ مارک انٹنی کی اوکٹاویا سے شادی کے خاتمہ نے بطلمی سلطنت کے خاتمہ کو نشان زد کیا۔ خدا کے عہدی لوگوں کے طور پر یہوداہ کا خاتمہ صلیب پر واقع ہوا، اور وہ یہودی مملکت مکابیوں اور اس معاہدہ کے ساتھ شروع ہوئی جو انہوں نے روم کے ساتھ کیا۔ یہ تمام نبوتی خطوط دانی ایل باب گیارہ کی سرگزشت میں ممثل ہیں، اور یہ سب آیت چالیس کی مخفی تاریخ کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ آیت پانچ سے شروع کرتے ہوئے ہمارے سامنے بیرینیکے کا معاہدہ آتا ہے، جو انطیوخس عظیم اور اس کی بیٹی کلیوپٹرا سپرا کے معاہدہ تک لے جاتا ہے، جو آیت تئیس کی مکابیوں کی تاریخ میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ مکابی انطیوخس ایپیفینس کے خلاف اپنی بغاوت کی بنا پر، جو سلوقی خاندان کے آخری افراد میں سے ایک تھا، اس سلسلہ کا حصہ بن جاتے ہیں۔

انطیوخس ایپیفانیس وہی انطیوخس ہے جو 168 قبل مسیح میں چھٹی شامی جنگ کے دوران اسکندریہ کے نزدیک مصر میں تھا۔ انطیوخس ایپیفانیس مصر پر چڑھ آیا تھا اور اسکندریہ پر قبضہ کرنے کے بالکل قریب تھا۔ بطلموسی حکمرانوں نے مدد کے لیے روم سے اپیل کی۔ روم نے پوپیلیوس لائینس کو—محض ایک چھوٹے سے ہمراہی دستے کے ساتھ، کسی لشکر کے بغیر—سینیٹ کی جانب سے ایک حتمی مطالبہ پہنچانے کے لیے بھیجا؛ انطیوخس کو فوراً مصر اور قبرص سے واپس ہٹنا ہوگا، ورنہ اسے روم کے ساتھ جنگ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب انطیوخس نے خط وصول کیا اور اپنے مشیروں سے مشورہ کرنے کے لیے مہلت طلب کی، تو پوپیلیوس—جسے سخت گیر اور آمرانہ مزاج کا حامل بیان کیا گیا ہے—نے اپنی چھڑی لی اور بادشاہ کے پاؤں کے گرد ریت میں ایک دائرہ کھینچ دیا۔ پھر اس نے اعلان کیا، ”اس سے پہلے کہ آپ اس دائرے سے باہر قدم رکھیں، مجھے ایسا جواب دیجیے جو میں سینیٹ کے سامنے پیش کر سکوں۔“

اشارہ بالکل واضح تھا؛ انطیوخس روم کے مطالبات سے التزام کیے بغیر اس دائرے سے باہر نہیں نکل سکتا تھا—اسے موافقت کے بغیر پار کرنا جنگ کے مترادف ہوتا۔ ششدر اور رسوا ہو کر، انطیوخس نے مختصر تامل کیا، لیکن پھر تعمیل پر آمادہ ہو گیا، اپنی افواج کو مصر سے واپس بلا لیا، اور شام کو لوٹ گیا۔ سفارت کاری کے اس جری اقدام نے (جو روم کی بڑھتی ہوئی طاقت کی شہرت سے تقویت یافتہ تھا) بغیر کسی جنگ کے پسپائی پر مجبور کر دیا، اور مشرقی بحیرہ روم میں روم کی ابھرتی ہوئی بالادستی کو نمایاں کر دیا۔ اسے وسیع پیمانے پر محاورے ”ریت میں لکیر کھینچنا“ کی اصل کے طور پر نقل کیا جاتا ہے (اگرچہ وہ لفظاً ایک دائرہ تھا)۔

انطاکس ایپی فینس بھی پروٹسٹنٹ فہم کے مطابق اُس قوت کی تعبیر بن گیا جو اپنے آپ کو بلند کرتی ہے، گر پڑتی ہے، اور دانی ایل باب 11 کی آیت 14 میں مذکور رویا کو قائم کرتی ہے۔

اور اُن زمانوں میں بہت سے لوگ جنوب کے بادشاہ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے؛ اور تیری قوم کے لٹیرے بھی رُیا کو قائم کرنے کے لیے اپنے آپ کو بلند کریں گے؛ لیکن وہ گر پڑیں گے۔ دانی ایل 11:14۔

انطیوکس چہارم ایپیفینس نے 164-175 قبل مسیح تک حکومت کی، اور وہ سلوکی بادشاہوں کے تیرہ میں سے اُٹھواں تھا۔ اس نے ہیلینی ثقافت کو مسلط کرنے اور اپنے اقتدار کو یونانی مذہبی رسوم کے تحت متحد کرنے کی کوشش کی۔ اس نے 169 قبل مسیح میں پیکل کو لوٹا، یہودی مذہبی اعمال (ختنہ، سبت کی پابندی، تورات کا مطالعہ) پر پابندی عائد کی، اور بت پرستانہ معبودوں کے لیے قربانیاں دینے پر مجبور کیا۔ دسمبر 167 قبل مسیح میں اس نے پیکل میں سوختنی قربانیوں کے یہودی مذبح کے اوپر ایک بت پرستانہ قربان گاہ (زیوس کے لیے) قائم کی اور ایک سور کی قربانی چڑھائی، نیز دیگر ناپاک افعال بھی انجام دیے۔ یہ عہد شریعت کے پابند یہودیوں کے لیے آخری حد ثابت ہوئی، جنہوں نے اسے پیکل کی حرمت اور خدا کی شریعت کی آخری اور انتہائی خلاف ورزی سمجھا۔ اس کے نتیجے میں فوری مزاحمت بھڑک اُٹھی جب متتھیاس (مودین کا ایک کاہن) نے ایک سلوکی افسر کے بت پرستانہ معبودوں کے لیے قربانی دینے کے حکم سے انکار کیا اور ایک مرتد یہودی اور اس افسر کو قتل کر ڈالا، پھر اپنے بیٹوں (آئندہ کے مکابیوں) کے ساتھ پہاڑوں کی طرف نکل گیا۔ اس طرح 160-167 قبل مسیح کے دوران گوریلا جنگ اور بغاوت بھڑک اُٹھی، جس کا مقصد یہودی عبادت کی بحالی تھا، اور جو بالآخر یہوداہ مکابی کی قیادت میں 164 قبل مسیح میں پیکل کی از سر نو تخصیص (حنوکاہ) پر منتج ہوئی۔

سلوکی سلطنت کے آغاز اور اختتام پر ایک اہم معاہدہ موجود تھا جس کی نمائندگی ایک سفارتی شادی نے کی تھی، اور جس میں یا تو مشرق و مغرب، یا شمال و جنوب کی تقسیم کا عنصر پایا جاتا تھا۔ جب سلطنت سلوکیہ زوال پذیر ہوئی تو انطیوکس ایپیفینس ابھرتی ہوئی رومی قوت کی علامت بن گیا، اور مکابیوں کی برہمی کا مرکز توجہ ٹھہرا۔ بعد ازاں تاریخ میں وہ اُس نبوی علامت کا جعلی مماثل بن جاتا ہے جو رُیا کو قائم کرتی ہے۔ باب گیارہ کی آیت بائیس میں مذکور قوت اُس وقت توڑی جاتی ہے جب عہد کے رئیس کو توڑا گیا۔

اور سیلاب کے بازوؤں کے ساتھ وہ اُس کے حضور سے بہا دیے جائیں گے، اور توڑے جائیں گے؛ ہاں، عہد کا سردار بھی۔ دانی ایل 11:22۔

انطیوکس ایپیفینس کی حکمرانی 164 قبل از مسیح میں ختم ہوئی، مسیح سے تقریباً دو سو سال پہلے، جبکہ ”عہد کا رئیس“ صلیب پر ”توڑا“ گیا۔ یہاں ہم جس بات کو نوٹ کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ سلطنت سلوکیہ کا آغاز اور انجام دونوں ایک سفارتی معاہداتی شادی کے ساتھ ہوئے، جہاں دونوں فریقوں کے درمیان فریب تاریخی ریکارڈ کا حصہ ہے۔ انطیوکس ایپیفینس کے عہد حکومت میں مکابی بغاوت شروع ہوئی، جو امریکی انقلاب کی تمثیل تھی۔ مکابیوں کی تاریخ میں سلوکی اقتدار کو جھٹک کر اتار پھینکنے کی ان کی جدوجہد میں روم کے ساتھ ایک اہم معاہدہ شامل تھا۔ وہ آیت جو اس معاہدے کی براہ راست نشان دہی کرتی ہے، اسی میں روم کو مکارانہ طور پر عمل کرتے ہوئے، یا معاہدے کی میز پر جھوٹ بولتے ہوئے، ظاہر کیا گیا ہے۔

اور اُس کے ساتھ عہد باندھے جانے کے بعد وہ فریب کاری سے عمل کرے گا، کیونکہ وہ چڑھ آئے گا اور تھوڑے سے لوگوں کے ساتھ زور آور ہو جائے گا۔ دانی ایل 11:23۔

ہر نبوی سلسلہ جو آیت چالیس میں مذکور وقت آخر سے پہلے آتا ہے، ایک ٹوٹی ہوئی عہد بندی پر مشتمل ہے۔ یوریاہ اسمتھ آیت تیس کے اس فقرے، ”وہ جو مقدس عہد کو ترک کرتے ہیں،“ پر تبصرہ

کرتے ہوئے درج ذیل لکھتا ہے:

”عہد کے خلاف غضب؛ یعنی مقدس صحائف، عہد کی کتاب۔ اس نوعیت کا ایک انقلاب روم میں برپا ہوا۔ ہیروولی، گاتھ اور وینڈلز، جنہوں نے روم کو فتح کیا، آریوسی عقیدہ اختیار کر گئے اور کیتھولک کلیسیا کے دشمن بن گئے۔ خاص طور پر اسی بدعت کے استیصال کے لیے جسٹینین نے حکم دیا کہ پوپ کلیسیا کا سربراہ اور بدعتیوں کا مصلح ہو۔ جلد ہی بائبل کو ایک ایسی خطرناک کتاب سمجھا جانے لگا جسے عام لوگوں کو نہیں پڑھنا چاہیے، بلکہ تمام متنازعہ مسائل پوپ کے سامنے پیش کیے جانے تھے۔ یوں خدا کے کلام کی سخت بے حرمتی کی گئی۔ اور روم کے شہنشاہ، جس کی مشرقی تقسیم اب بھی قائم تھی، نے اُس کلیسیائے روم کے ساتھ مفاہمت یا سازباز کی، جس نے عہد کو ترک کر دیا تھا اور عظیم ارتداد کی صورت اختیار کر لی تھی، اور یہ سب ’بدعت‘ کو دبانے کے مقصد سے تھا۔ گناہ کا آدمی 538ء میں آریوسی گاتھوں کی شکست کے ذریعے، جو اس وقت روم پر قابض تھے، اپنے گستاخانہ تخت پر متمکن کیا گیا۔“
Uriah Smith, Daniel and the Revelation, 281

ہا ج ہ ی ت ر ک ی ہ د ن ا ش ن ی ک ر ط س س ا ی ک خ ی ر ا ت ت ی آ ی و چ ن ا پ ی ک ہ ر ا ی گ ل ی ا ی ن ا د ا ت ر ک م ہ ا ر ف ن ہ ل د ی ت ر ا ف س ک ی ا ر پ ر و ط ہ ک ت م ا ل ع ی ک د ع ک ی ا ہ ا ش د ا ب ا ک ب و ن ج ی ب ا و ج ی ک ہ ا ش د ا ب ہ ک ب و ن ج ۔ ا ی د ژ و ت ہ ن ہ ا ش د ا ب ہ ک ل ا م ش ر ا ز ا د ع ب ہ س ج ، ہ ن ا ج و ر ہ ک ن ی ل و پ ن ف ا ل خ ہ ک ہ ا ش د ا ب ہ ک ل ا م ش ی ن ا پ و پ ی م 1798 ہ ن ی ن ا و ر ر ا ک ت ا ی ا و ن ہ س چ ن ا پ ۔ ی ک ش ی پ ل ی ث م ت ی ک ی ن ا و ر ر ا ک ی ب ا و ج ی ک ہ ا ش د ا ب ہ ک ب و ن ج ، ا ہ ت ل ی ث م ت ی ک و ن ی ٹ ن ی ل و ٹ ہ د ہ ا ع م ہ ن ی ل و ٹ ہ ک ن ی ل و پ ن ، د ع ہ ا و ہ ا ٹ و ٹ ا ک ی ک ہ و ع د ہ ک ن ت و پ ق ل ع ت م ہ ک ہ د ہ ا ع م ہ ن ی ل و ٹ ہ س ف ر ط ی ک و ٹ ا ن د و خ و ج ن ت و پ ف ا ل خ ہ ک ن ی ر ک و ی ی م 2014 ہ ن ی ن ا و ر ر ا ک ی ب ا و ج ی ک ن ی ل و پ ن ۔ ا ہ ت ل ی ث م ت س د ۔ ی ک ش ی پ ل ی ث م ت ی ک ی ن ا و ر ر ا ک ی ب ا و ج ی ک م ط ع ا س خ و ی ط ن ا ی م ت ی آ ی م 1798 ، ی ن ی ل و ٹ چ ت ن م ر پ م ا ت ت خ ا ہ ک گ ن ج ی م ا ش ی ہ ت و چ و ج ، ی ن ا و ر ر ا ک ی ب ا و ج ی م ی م ق 200 ۔ ہ گ ن ہ ا م ہ ، ہ ت ا س ہ ک ن ت و پ ی م 2014 ز ی ن ر و ا ، ہ ت ا س ہ ک ن ی ل و پ ن ا ک ی د ا ش ی ت ر ا ف س ک ی ا ہ ن س خ و ی ط ن ا ، د ع ب ہ ک م ی ن ا پ گ ن ج ی ک ت ی آ ی و ہ ر د ن پ ہ ک ت ل خ ا د م ی ج و ف ی ن ی م ز و ک ر ص م ہ ک ا ی ک ہ ت ا س ہ ک ہ د ا ر ا ہ د ی ش و پ س ا م ا ط ت ن ا ہ ک س ا ت خ ت ا ک م ط ع ا س خ و ی ط ن ا ۔ ہ ن ی ل و ٹ ہ ک ی ر ا د ر ب ن ا م ر ف ی ن پ ا ر ی غ م ط ع ا س خ و ی ط ن ا ی م ہ ج ی ت ن ہ ک س ا ر و ا ، ا ی گ ا ی د ر ک ل ت ق و ج ، ا و ہ ل ق ت ن م و ک ہ ٹ ی ب و م و س ر ی ن ا ن و ی ۔ ا ی آ ر پ ت خ ت ، س ن ی ف ی پ ی ا س خ و ی ط ن ا ، ا ٹ ی ب ا ٹ و ہ چ ہ س ب س ا ک و ج ، ا ی د م ن ج و ک ت و ا غ ب ی ب ا ک م ہ ن ل ا م ع ا ہ ک س ا ی م ہ ن ر ک ذ ف ا ن و ک ہ ہ ذ م ی و س ی ب و چ ۔ ی ن ی ل و ٹ ہ ک ت ہ د ہ ا ع م ز ی م ا ب ی ر ف ہ ت ا س ہ ک م و ر ی م ت ی آ ی و س ی ن ی ت ب ی ذ ا ک ا ز ی م ی ک س ت س گ آ ر و ا ی ن و ط ن ا ر و ا ہ ی ت ا ر ک ف ر ا ع ت م و ک م و ر ہ ن ا ک ر ش م ت ی آ ہ ک ا ی س ی ل ک ی ن ا پ و پ م و ر ہ ن ا ک ر ش م ی م ت ی آ ی و س ی ت ۔ ہ ی ت ر ک ی ہ د ن ا ش ن ی ک د ہ ع ہ ن س و ہ ن ا ہ ک ہ ا ی گ ا ہ ک ل ی م ہ ر ا ب ہ ک ن ج ، ہ ا ت و ہ ل خ ا د ی م ہ م ل ا ک م ہ ت ا س ۔ ا ہ ت ا ژ و ت و ک س د ق م

چوبیس سے تیس تک کی آیات مشرکانہ روم کی گواہی ہیں، اور اکتیس سے چالیس تک کی آیات پاپائی روم کی گواہی فراہم کرتی ہیں۔ دانی ایل باب گیارہ کی آیت ایک سے لے کر آیت چالیس تک کی ہر سطر نبوت کی ایک ایسی سطر کی نمائندگی کرتی ہے جو آیت چالیس کی مخفی تاریخ میں منطبق ہوتی ہے۔ سلوکی سلطنت کی سطر، بطلمیوسی سلطنت کی سطر، مکابیوں کی یہودی سلطنت کی سطر، مشرکانہ روم کی سطر، اور پاپائی روم کی سطر—سب کی سب 1989 سے اتوار کے قانون تک کی تاریخ کی توضیح کرتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک سطر اس تاریخ کے ایک اہم عنصر کے طور پر ایک ٹوٹے ہوئے معاہدے کی نشان دہی کرتی ہے۔

روم ہی ہے جو دانی ایل گیارہ کی رویا کو قائم کرتا ہے، اور مشرکانہ روم اور پاپائی روم—دونوں کے دھوکے کے نبوی معاہدے تدریجی ہونے اور ان کے اپنے اپنے اور جداگانہ نبوی ادوار میں روم کے کامل غلبہ پانے سے پہلے واقع ہونے کے طور پر نمایاں کیے گئے ہیں۔ دونوں قوتوں نے اپنی بالادستی کے نبوی دور کے آغاز کو اس وقت سے نشان زد کیا جب ان کی تیسری رکاوٹ دور کر دی گئی۔ ریاستہائے متحدہ میں جلد آنے والے سنڈے لا سے پہلے دو قوتوں کے درمیان دھوکے کا ایک معاہدہ ہوگا۔ چار مرتبہ یہ دو قوتیں جنوب اور شمال کے بادشاہ رہی ہیں: ایک بار یہوداہ کی جلیل القدر سرزمین اور روم کے درمیان، ایک بار رومی سہ حکمرانی کے دو حصوں کے درمیان، اور ایک بار مشرکانہ روم اور پاپائی روم کے درمیان۔ روم سے متعلق دونوں فریب کار معاہدوں میں، یہ درحقیقت رومی سلطنت کے ایک نصف اور دوسرے نصف کے درمیان معاہدہ تھا، خواہ مشرق کا انطونی ہو، مغرب کا آگسٹس، یا مشرق کا مشرکانہ روم اور مغرب کا پاپائی روم۔ شمال اور جنوب کے بادشاہوں کے درمیان دھوکے کے چار معاہدے، ان میں سے دو مشرق اور مغرب کے بادشاہوں کے درمیان، اور ایک وہ جو عنقریب شمال کا بادشاہ بننے والی قوت اور جلیل القدر سرزمین کے درمیان ہے۔

یہ دانی ایل کی کتاب پر ہماری ابتدائی پیشکش کا اختتام ہے۔ پانیئم سلسلہ دانی ایل کی کتاب پر اس سلسلے کے اختتام کی نمائندگی کرتا ہے، جو آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ کا تعارف ہے، جس پر ہم اگلے مضمون میں غور جاری رکھیں گے۔